سوال

(393) جلد باز امام کے ساتھ باجماعت نماز یا انفرادی نماز خشوع سے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل اکثر مساجد میں ''نان سٹاپ'' امام ہوتے ہیں جو اتنی جلدی جماعت کرواتے ہیں کہ آدمی پیچھے سورت فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیا جو آدمی اسے چھوڑ کر انفرادی نماز خشوع و خضوع سے پڑھے گا، اس کی نماز ہو جائے گی؟ یا وہ جماعت سے ہی نماز پڑھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حتی المقدور امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنی چاہیے۔ جلد باز امام کو سمجھانا چاہیے۔ قرآن عظیم میں ہے: وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات: ۵۵)

''اور نصیحت کرتے رہو۔ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔''

اس کے باوجود اگر وہ اپنی حرکاتِ شنیعہ (بُری حرکات) سے باز نہ آئے، تو دوسری مسجد کا رُخ اختیار کر لینا چاہیے۔

یاد رہے بعض لوگوں کی عادت ہے، کہ وہ بلاوجہ ہی قرأت میں ٹھہراؤ پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں۔ امام کے فرائض میں سے ہے کہ ''من حیث المجموع'' وہ اپنے کمزور، ناتواں اور حاجت مند مقتدیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے درمیانی نماز پڑھائے۔ حدیث میں ہے:

'فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَالْكَبِيرَ، وَذَا الْحَاجَةِ' صحیح البخاری، باب تَخْفِيفِ الإِمَامِ فِي القِيَامِ، وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، رقم: ۷۰۲، سنن ابن ماجہ، باب مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ، رقم: ۹۸۴

''مقتدیوں میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔'' ان کا خیال رکھا جائے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :355

محدث فتویٰ